فراعینِ مصر

• ——— غلام جیلانی برق

دینِ براہیمی کی تاریخ میں مصر و فراعینِ مصر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں مصر کا ذکر چار بار آیا ہے اور فراعین کا تہتر بار۔ ایک فرعون وہ تھا جس کے زمانے میں ابراہیمؑ وارد مصر ہوئے تھے۔ ایک وہ جس نے حضرت یوسفؑ کو وزیر مالیات مقرر کیا تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کو مصر میں بسایا تھا۔ ایک وہ جس کے گھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پلے تھے۔ ایک وہ جو خروج کے وقت مصر کا حکمران تھا۔ ایک وہ جس نے حضرت سلیمانؑ کو اپنی بیٹی دی تھی۔ اور کئی دیگر۔ فراعین کتنے تھے؟ یہ کب سے کب تک برسرِ اقتدار رہے؟ ان کے نام کیا تھے؟ ان سوالات کے جواب نہ تو ہماری کتبِ تفاسیر میں ملتے ہیں اور نہ ہی کتبِ تاریخ میں۔ اور نہ اس موضوع پر کوئی محققانہ کتاب عربی، فارسی اور اردو میں لکھی گئی ہے اور اس کی غالباً وجہ یہ کہ مصر میں آثارِ قدیمہ کی دریافت کا کام آج سے سوا سو سال پہلے شروع ہوا تھا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ان کھدائیوں سے جو آثار یعنی کتبے، اوزار، برتن، قبریں، عمارات اور الواح برآمد ہوئی ہیں ان سے ہمارے مورخین و مفسرین محروم رہے تھے۔ ان پر صرف محققینِ مغرب نے کچھ مقالات نیز کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً:

J - H. Breasted کی History of Egypt

W. M. F Petri کی History of Egypt from the Earliest Times to the 30th Dynasty

M. K. Hall کی The Ancient History of the Near East

بائبل سے متعلق انسائیکلوپیڈیاؤں میں ایک ایک مقالہ۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی اردو میں منتقل نہیں ہوا۔ ۱۹۲۱ء میں محمود اعظم فہمی نے ایک فرانسیسی مقالہ "قدیم سلطنت مصر" کا اردو ترجمہ اپنی کتاب "تاریخ